بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲۹	۱۲ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش	۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۰ھ	۱۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۲۳۴

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۰ رمضان سنہ ۱۳۶۰ھ

رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کا طریق

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

رمضان کا مُبارک مہینہ اور اسکی برکات

غالباً کوئی مسلمان کہلانے والا شخص اس بات سے ناواقف نہیں ہوگا۔ کہ رمضان کا مہینہ ایک نہایت ہی مُبارک مہینہ ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں۔ کہ اس کی برکتوں سے عملاً اور تفصیلاً کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو اس بات سے بھی واقف نہیں۔ کہ رمضان کا مہینہ کیونکر اور کس وجہ سے مبارک ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب تک انسان کو کسی چیز کی برکت کا باعث معلوم نہ ہو اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جب تک انسان کسی بابرکت چیز سے فائدہ اٹھانے کا طریق نہ جانتا ہو۔ اس کے لئے اس کی برکت خواہ وہ کتنی ہی عظیم الشان ہو۔ ایک کھیل بلکہ ایک موہوم چیز سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ اور کیا خوب کہا ہے۔ کہ ؎

ابن مریم ہُوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

(یعنی اگر کوئی شخص اپنی جگہ ابن مریم کا مرتبہ رکھتا ہے (جن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ بیماروں کو صرف ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے تھے) لیکن مجھے اس شخص سے شفا حاصل نہیں ہوتی۔ اور میرا دکھ ویسے کا ویسا رہتا ہے۔ تو میرے لئے اس شخص کا ابن مریم ہونا کیا خوشی کا موجب ہو سکتا ہے۔ مجھے تو اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی شخص میرے دکھ کو دور کرے"۔

ماہ رمضان کی شہادت قیامت کے دن

بعینہٖ اسی طرح اگر رمضان کا مہینہ مبارک ہے۔ اور وہ یقیناً مُبارک ہے۔ اور بہُت مُبارک ہے۔ لیکن ہم اس کی برکتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یا نہیں اٹھاتے تو اس کا مبارک ہونا ہمارے کس کام کا ہے بلکہ اس صُورت میں یہی مبارک مہینہ قیامت کے دن ہمارے خلاف شہادت کے طور پر پیش ہوگا۔ کہ خدا نے ہمارے لئے اس کا موقعہ میسر کیا۔ مگر ہم پھر بھی اس کی برکتوں سے محروم رہے۔ رمضان کا چاند آیا۔ اور برابر تیس دن تک ہر مومن مسلمان کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا پھرا۔ اور اس کے ساتھ خدا کی نعمتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ تھا۔ جسے وہ گویا محض مانگنے پر تقسیم کرنے کو تیار تھا مگر بہت کم لوگوں نے اس کے لئے دروازہ کھولا۔ اور تیس دن کے بعد وہ اپنا بوریا بستر باندھ کر پھر آسمان کی طرف اُٹھ گیا۔ اور خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ تیرے بندے تیری نعمتوں کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ میں نے تیری طرف سے تیرے ہر بندے کے سامنے تیرے انعاموں کو پیش کیا مگر سوائے چند گنتی کے لوگوں کے میں نے سب کو سوتے ہُوئے پایا۔ اور وہ میرے جگانے پر بھی نہیں جاگے۔ میں نے انہیں ہوشیار کیا۔ اور ہلایا۔ اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کرنے کی کوشش کی مگر وہ بیدار نہ ہُوئے۔ میں نے انہیں آوازیں دیں۔ اور بتایا کہ دیکھو میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہُوں مگر انہوں نے آنکھ تک نہ کھولی۔ بلکہ میری طرف سے کروٹ بدل کر پھر گہری نیند کے سمندر میں غرق ہو گئے۔ رمضان کے مہینہ کی یہ شہادت جو ہر سست اور غافل اور بے دین شخص کے خلاف قیامت کے دن پیش ہونے والی ہے۔ کس قدر ہولناک اور کس قدر ہیبت ناک اور کس قدر دل ہلا دینے والی ہے۔ مگر پھر بھی بہت ہی کم لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں اور ہم میں سے اکثر کا یہی حال ہے۔ کہ جس حالت میں ہمیں رمضان پاتا ہے۔ اسی حالت میں بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں ہمیں چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہے اور ہم اپنے مہربان آقا و مالک سے ویسے کے ویسے ہی دُور رہتے ہیں۔

یہ وہ جذبات ہیں۔ جو اس رمضان کے مہینہ میں میرے دل میں پیدا ہُوئے۔ بلکہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ ایک نہایت مختصر مضمون کے ذریعہ سب سے پہلے اپنے آپ کو اور اس کے بعد اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بتاؤں۔ کہ رمضان کی برکتیں کیا ہیں اور ان سے کس طرح اور کس رنگ میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے:۔

رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت

سو جاننا چاہیئے۔ کہ رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت جس کی وجہ سے اسے خدا کی نظر میں خاص برکت حاصل ہے یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن شریف نے بتایا ہے۔ اور حدیث اور تاریخ سے تفصیلاً ثابت ہے۔ قرآن شریف کے نزول کی ابتداء اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی وحی جس سے اسلام کی بنیاد قائم ہُوئی۔ رمضان ہی کے مبارک مہینہ میں ہوئی تھی۔ پس یہ مہینہ گویا اسلام کی سالگرہ کا مہینہ ہے یعنی وہ مہینہ جس میں خدا کی آخری اور کامل و مکمل شریعت جس نے خدا کے بھٹکے ہُوئے بندوں کو خدا کے قریب تر لانا تھا۔ اور جس کے ذریعہ دُنیا میں روحانیت کے دروازے زیادہ سے زیادہ فراخ صورت میں کھلنے والے تھے نازل ہونی شروع ہوئی۔ دُنیا میں مختلف قومیں اپنے لئے خاص خاص دن مقرر کر رکھتے ہیں جو گویا انکی قومی تاریخ میں خاص یادگار سمجھے جاتے ہیں اور ان دنوں کو خاص خوشی اور خاص شان کے ساتھ منایا جاتا ہے تاکہ اس ذریعہ سے لوگوں میں قومی زندگی کی روح کو تازہ رکھا جاسکے۔ مگر غور کیا جائے۔ تو ان دنوں کی خوشی اس عظیم الشان دن کی خوشی کے مقابلہ پر کیا حقیقت رکھتی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج بوجہ حرارت ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان سر اور گلے میں درد کی شکائت ابھی ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے باعث خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا جس میں خدمت خلق اللہ کی پرزور تحریک کی۔ نماز جمعہ کے بعد آپ نے خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کے والد مستری نور احمد صاحب کا جنازہ غائب پڑھایا۔ احباب بھی دعائے مغفرت کریں۔

جبکہ خدائے زمین و آسمان نے اپنی آخری شریعت کو دنیا پر نازل فرمایا۔ جس کے اختتام پر یہ الٰہی بشارت جلوہ افروز ہونے والی تھی۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ سچ پوچھو تو دنیا میں اگر کوئی دن منانے کے قابل تھا تو وہ یہی تھا۔ کہ جب خدا کی اس آخری اور کامل و مکمل شریعت کے نزول کا آغاز ہوا۔ اور انسان کے پیدا کئے جانے کی غرض جہاں تک کہ خدا کے فعل کا تعلق تھا پوری ہوگئی۔ پس رمضان کی سب سے پہلی سب سے بڑی اور سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اسلام کی پیدائش کا دن ہے۔ ہاں وہی اسلام جو ہماری انفرادی اور قومی زندگی کی روح رواں اور ہمیں اپنے خالق و مالک کے ساتھ باندھنے کی آخری زنجیر ہے۔

خدا اپنے بندوں کے بالکل قریب ہے

اس کے بعد دوسری خصوصیت رمضان کو یہ حاصل ہے۔ اور یہ خصوصیت گویا پہلی خصوصیت کا ہی نتیجہ اور تتمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ میں اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب چلا جایا کروں گا۔ اور ان کی دعاؤں کو خصوصیت سے سنوں گا یہ وعدہ قرآن شریف میں نہائت واضح الفاظ میں موجود ہے۔ اور حدیث میں بھی اس کا نہائت نمایاں طور پر ذکر آتا ہے۔ اور یہ وعدہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ بڑے بڑے بادشاہ اپنی سلطنتوں کے خاص یادگار والے ایام میں جبکہ وہ کوئی خاص جشن مناتے ہیں اپنی رعایا میں غیر معمولی طور پر انعام و اکرام تقسیم کیا کرتے ہیں۔ پس خدا نے بھی جو ارحم الراحمین ہے اس بات کو پسند فرمایا کہ وہ اپنے پیارے مذہب کی سالگرہ کے موقعہ پر اپنے خزانوں کا مونہہ کھول کر اپنے انعاموں کے حلقہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کردے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ "یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں کہ رمضان میں میری صفات کا کس طرح ظہور ہوتا ہے تو تو ان سے کہدے کہ میں رمضان میں اپنے بندوں کے قریب تر ہو جاتا ہوں۔ اور میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ پکارنے والا میرے احکام کو مانے اور مجھ پر ایمان لائے"۔

قریب ہونے سے مراد

اس جگہ قریب ہونے سے یہ مراد نہیں کہ گویا خدا کی ذات لوگوں کے قریب ہو جاتی ہے کیونکہ خدا کوئی مادی چیز نہیں ہے۔ کہ اس کی ذات قریب ہو سکے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ خدا کی صفت رحم خاص طور پر جوش میں آکر بندوں کے قریب تر ہو جاتی ہے علاوہ ازیں اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں ایک رات ایسی آیا کرتی ہے۔ کہ اس کی ایک گھڑی میں خدائی رحمت اور صفت قبولیت دعا کا غیر معمولی جوش کے ساتھ اظہار ہوتا ہے اس رات کو اسلامی اصطلاح میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اور وہ عموماً طاق راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔ اور اس کا معین وقت اس لئے پردہ میں رکھا گیا ہے تاکہ لوگ اس کی جستجو میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکیں۔ اب غور کرو کہ جس ذات والا صفات کی صفت رحمت پہلے سے ہی اس کی ہر دوسری صفت پر غالب ہے۔ وہ اپنی رحمت کے خاص لمحات میں کس قدر رحیم و کریم ہوگا۔ پس یہ دوسری خصوصیت ہے جو رمضان کو حاصل ہے کہ اس میں خدا کی صفت رحمت کا خاص طور پر ظہور ہوتا ہے۔ اور مومنوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

خاص عبادتیں

ان دو برکتوں کے علاوہ رمضان کو ایک تیسری برکت یہ بھی حاصل ہے۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے بعض خاص عبادتیں مقرر فرما دی ہیں۔ مثلاً روزہ۔ تراویح اور اعتکاف وغیرہ جن کی وجہ سے یہ مہینہ گویا ایک خاص عبادت کا مہینہ بن گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ خاص عبادت میں گزرے گا۔ وہ لازماً خدا کی طرف سے خاص برکات کا جاذب اور خاص برکات کا حامل بن جائے گا۔

رحمت اور برکت کا لطیف چکر

رمضان کی یہ صفت گویا ایک گونہ دوری رنگ رکھتی ہے یعنی رمضان کی خاص برکات کی وجہ سے اس میں خاص عبادتیں مقرر کی گئیں۔ اور پھر ان خاص عبادتوں کی وجہ سے رمضان نے مزید خاص برکتیں حاصل کیں۔ گویا رحمت و برکت کا ایک لطیف چکر قائم ہو گیا۔ الغرض یہ وہ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے رمضان کا مہینہ خاص طور پر مبارک مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اس مہینہ کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تاکہ رحمت و برکت کا یہ لطیف چکر زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا چلا جائے۔

برکات رمضان سے فائدہ اٹھانے کا طریق

اب سوال ہوتا ہے کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا طریق کیا ہے۔ سو یہ کوئی مشکل سوال نہیں۔ اور اسلام نے اسے نہائت سہل طریق پر چند سادہ ہدایات دے کر حل کر دیا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اکثر لوگ صرف مونہہ کی خواہش سے تمام مراحل طے کرنا چاہتے ہیں۔ اور دین کی راہ میں کسی چھوٹی سے چھوٹی قربانی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے بہر حال اسلام نے رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا جو طریق بتایا ہے۔ اسے ہم ذیل کے چند مختصر فقروں میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

بغیر شرعی عذر کے روزہ نہ ترک کیا جائے

اول۔ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے سب سے ابتدائی اور سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ انسان خدا کے حکم کے مطابق رمضان کے روزے رکھے۔ اور بغیر کسی شرعی عذر کے کوئی روزہ ترک نہ کرے۔ روزہ رمضان کی برکات کے لئے گویا بطور ایک کلید کے ہے۔ اور جو شخص باوجود روزہ واجب ہونے کے بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرتا ہے۔ وہ ہرگز اس بات کا حق نہیں رکھتا۔ کہ رمضان کی برکتوں سے کوئی حصہ پائے۔ ہاں جو شخص کسی جائز شرعی عذر کی وجہ سے روزہ ترک کرتا ہے۔ مثلاً وہ واقعی بیمار ہے۔ یا سفر میں ہے وغیر ذالک اور محض حیلہ جوئی کے رنگ میں روزہ ترک کرنے کا طریق اختیار نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص شریعت کی نظر میں معذور ہے۔ اور اس صورت میں وہ اگر رمضان کی دوسری شرائط کو پورا کر دیتا ہے تو وہ روزہ کے بغیر بھی رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ روزہ نفس کی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے عجیب و غریب اثر رکھتا ہے۔ اور یقیناً وہ شخص بہت ہی بدقسمت ہے۔ جو محض حیلہ جوئی کے رنگ میں روزہ جیسی نعمت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہر عمل کے ساتھ اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح روزہ میں بھی اچھی نیت ازبس ضروری ہے۔ جس کے بغیر کوئی روزہ خدا کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس روزہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اس میں عادت یا دکھاوے کا قطعاً دخل نہ ہو۔ بلکہ خالصتہً خدا کی رضاجوئی کے لئے رکھا جائے۔ اور وہ الصوم لی کی عملی تفسیر ہو جو روزہ کھولنے کے وقت یکجائی ہے

کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ "یعنی اے میرے آقا میں نے یہ روزہ فقط تیری رضا کی خاطر رکھا تھا۔ اور اب تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر اس روزہ کو کھول رہا ہوں"۔

علاوہ ازیں حدیث میں آتا ہے۔ کہ ہر عمل کی ایک رُوح ہوتی ہے۔ اور روزہ کی رُوح یہ ہے۔ کہ جس طرح انسان روزہ میں خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ملنے سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اس طرح گویا اپنی ذاتی۔ اور نسلی زندگی ہر دو کو خدا کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ اسی طرح وُہ صرف روزہ کی ظاہری شکل و صورت میں ہی نہ اُلجھا رہے۔ بلکہ رمضان کے مہینہ میں اپنے اعمال کو کلیۃً خدا کی رضا کے ماتحت لگا دے ایسا روزہ یقیناً رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ایک زبردست ذریعہ ہے جس سے گویا انسان کے لئے خدائی خزانوں کے مونہہ کھل جاتے ہیں۔

تہجد اور نوافل کی طرف زیادہ توجہ دیجائے

دوم۔ دوسری شرط رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی یہ ہے۔ کہ انسان رمضان میں نوافل نماز کی طرف زیادہ توجہ دے یعنی علاوہ اس کے کہ پنجگانہ نماز کو پوری پوری شرائط کے ساتھ ادا کرے۔ نوافل کی طرف بھی خاص توجہ دے۔ اور خصوصاً نمازِ تہجد کا بڑی سختی کے ساتھ التزام کرے دراصل نمازِ تہجد ایک بہت ہی بابرکت نماز ہے۔ جو روحانی ترقیات کے لئے گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اسی لئے رمضان میں اس کا خاص حکم دیا گیا ہے۔ اصل تہجد کی نماز تو یہ ہے۔ کہ انسان رات کے پچھلے حصہ میں اُٹھ کر نماز ادا کرے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں اس انعام کو وسیع کرنے کے لئے کمزور لوگوں کے واسطے یہ سہولت کر دی گئی ہے۔ کہ وُہ عشاء کی نماز کے بعد بھی تراویح کی صُورت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ ایک ادنےٰ مرتبہ ہے۔ اور رمضان کی اصل تراویح یہی ہے۔ کہ رات کے پچھلے حصہ میں اُٹھ کر نمازِ تہجد ادا کی جائے۔ قرآن شریف میں تہجد کی اتنی تعریف آئی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تہجد کی نماز کو پوری شرائط اور پورے خلوص کے ساتھ ادا کرنے سے انسان خدا کی نظر میں مقامِ محمُود تک پہونچ جاتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ہر انسان کے لئے علیحدہ علیحدہ مقامِ محمُود مقرر ہے۔ جو گویا اس کی رُوحانی ترقی کا انتہائی نقطہ ہے۔ جس تک پہونچ کر وُہ خدا کی نظر میں اس تعریف کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کہ اب میرے اس بندے نے اپنی فطری استعداد کے مُطابق اپنی رُوحانی ترقی کے انتہائی نقطہ کو پا لیا۔ اور تہجد کی نماز انسان کو اس کے مقامِ محمود تک پہونچانے میں حد درجہ مؤثر ہے۔

تلاوتِ قرآن کریم زیادہ کیجائے

سوم۔ تیسری شرط رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی یہ ہے۔ کہ انسان رمضان کے مہینہ میں قرآن شریف کی تلاوت پر خاص زور دے۔ مَیں اپنے ذوق کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہُوں کہ انسان کو رمضان کے مہینہ میں کم از کم دوؔ دفعہ قرآن شریف کا دَور ختم کرنا چاہئیے دوؔ دفعہ میں حکمت یہ ہے۔ کہ جب انسان ایک دفعہ قرآن شریف ختم کر کے پھر اسے دوسری مرتبہ شروع کرتا ہے، تو وُہ گویا زبانِ حال سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ قرآن شریف کے متعلق میرا طریق یہ نہیں ہو گا۔ کہ میں اسے ایک دفعہ پڑھ لوُں۔ اور پھر بھُول جاؤں، یا بند کر کے رکھ دُوں بلکہ میں اسے بار بار تکرار کے ساتھ پڑھتا رہوں گا۔ اور اس کے حکموں کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھوں گا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ابتداء میں حضرت جبرائیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن شریف کا ایک دَور ختم کیا کرتے تھے۔ لیکن جب قرآن شریف کا نزول مکمل ہو چکا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیل نے آپ کے ساتھ قرآن شریف کا دوؔ دفعہ دَور کیا۔ پس چونکہ ہمارے سامنے بھی قرآن شریف مکمل صورت میں ہے اس لئے اگر انسان کو توفیق ملے۔ تو رمضان میں قرآن شریف کے دوؔ دَور پورے کرنے چاہئیں۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مَیں نے اندازہ کیا ہے۔ کہ اگر انسان اوسطاً پچاس منٹ روزانہ دے۔ تو وُہ آسانی کے ساتھ قرآن شریف کے دوؔ دَور ختم کر سکتا ہے۔

تلاوتِ قرآن کے متعلق ضروری اُمور

علاوہ ازیں قرآن شریف کی تلاوت کے متعلق ہر مسلمان کو ذیل کی چار باتیں ضرور ملحوظ رکھنی چاہئیں:۔

الف۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں کوئی حکم امر کی صورت میں آئے۔ یعنی کسی بات کا مثبت صُورت میں حکم دیا جائے۔ کہ ایسا کرو تو انسان کو اس جگہ رُک کر اپنے دل میں یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا میں اس خدائی حکم پر عمل کرتا ہوں۔ اگر وُہ عمل نہیں کرتا یا کمزوری دکھاتا ہے۔ تو اپنے دل میں عہد کرے کہ میں آئندہ اس حکم پر عمل کروں گا۔

ب۔ جہاں کہیں کوئی حکم نہی کی صورت میں آئے۔ یعنی کسی بات کے متعلق منفی صورت میں حکم دیا جائے۔ کہ یہ کام نہ کرو۔ تو اس وقت پڑھنے والا تھوڑی دیر کے لئے رُک کر اپنے دل میں سوچے۔ کہ کیا میں اس نہی سے رُکتا ہُوں۔ اگر نہیں رُکتا۔ یا کمزوری دکھاتا ہے تو آئندہ اصلاح کا عہد کرے۔

ج۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں خدا کی کسی رحمت یا انعام کا ذکر آئے۔ تو اس وقت پڑھنے والا اپنے دل میں یہ دُعا کرے۔ کہ خدایا یہ رحمت اور یہ انعام مجھے بھی عطا فرما۔ اور مجھے اس سعادت سے محروم نہ رکھ۔

د۔ اور جہاں کہیں قرآن شریف میں کسی عذاب یا سزا کا ذکر ہو۔ تو انسان اس جگہ خدا سے استغفار کرے۔ اور یہ دُعا کرے کہ خدایا مجھے اس عذاب اور سزا سے محفوظ رکھیو۔ اور اپنی ناراضگی کے موقعوں سے بچائیو۔

مَیں یقین رکھتا ہُوں۔ کہ اگر انسان ان چار باتوں کو مدنظر رکھ کر قرآن شریف کی تلاوت کرے گا۔ اور اس کی نیت اچھی ہو گی۔ تو وُہ اس تلاوت سے خاص بلکہ اخص فائدہ اٹھائیگا۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگ قرآن شریف کے نکات اور رموز کے درپے تو رہتے ہیں۔ مگر اس کے عملی پہلو کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف کا عملی پہلو اس کے نکات اور رموز کی نسبت بہت زیادہ قابلِ توجہ ہے۔ بے شک عالم لوگوں اور مذہبی مجادلات میں حصہ لینے والوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ قرآن شریف کے حکمت و فلسفہ اور اس کے علمی خزانوں کی طرف بھی توجہ دیں مگر وہ بات جس کی ہر متنفس کو ضرورت ہے جس کے بغیر انسان کی روحانی زندگی قائم ہی نہیں رہ سکتی، وہ قرآن شریف کا عملی پہلو ہے۔ اور یہ عملی پہلو صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ جب قرآن شریف کو مندرجہ بالا چار شرائط کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔

زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کیا جائے

چہارم:۔ چوتھی بات جو رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے میں از بس مفید و مؤثر ہے یہ ہے کہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔ صدقہ و خیرات انسانی کی جسمانی اور روحانی تکالیف کو دُور کرنے اور خدا کے فضل و رحم کو جذب کرنے میں گویا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جونہی کہ ایک شخص خدا کے کسی مصیبت زدہ بندے کی تکلیف کو دُور کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھاتا ہے تو خدا اپنے ازلی فیصلہ کے مطابق اس کے اس فعل کو گویا خود اپنے اوپر ایک احسان خیال کرتا ہے اور اس پر فوراً خدائی قدرت نمائی کی وسیع مشینری اس بندے کی تائید میں حرکت کرنے لگتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے الصدقۃ تطفی غضب الرب یعنی صدقہ خدا کے غضب کو دُور کرتا ہے۔ تو پھر اس صدقہ کا کیا کہنا ہے۔ جو رمضان جیسے مبارک مہینہ میں خالص خدا کی رضا کے لئے کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قاعدہ تھا۔ کہ رمضان میں اتنا صدقہ کرتے تھے۔ کہ صحابہ نے آپ کے اس صدقہ کو ایک ایسی تیز ہوا سے تشبیہہ دی ہے۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ رمضان میں اتنا صدقہ کرتے تھے۔ کہ اس صدقہ میں اپنی طاقت اور ہمت کو بھی بھول جاتے تھے۔ اور صدقہ میں آپ کا ہاتھ اس طرح چلتا تھا۔ جس طرح ایک تیز آندھی تمام قیود و بند سے آزاد ہو کر چلتی ہے۔ واقعی رمضان میں صدقہ و خیرات خدا کی نظر میں بہت ہی بڑا مرتبہ رکھتا ہے اور

اس سے رمضان کی برکت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ مگر صدقہ میں یہ بات ضرور مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جو لوگ واقعی حاجت مند ہیں انہیں تلاش کر کے مدد پہونچائی جائے۔ مثلاً کوئی یتیم ہے اور وہ خرچ سے لاچار ہے کوئی بیوہ ہے اور وہ تنگ دست ہے کوئی غریب ہے اور وہ گزارہ کی صورت نہیں رکھتا۔ کوئی بیمار ہے اور اسے علاج کی طاقت حاصل نہیں۔ کوئی مسافر ہے اور زاد راہ سے محروم ہے۔ کوئی مقروض ہے اور قرض ادا کرنے سے قاصر ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں کو تلاش کر کے صدقہ پہونچایا جائے۔ اور ایسے رنگ میں پہونچایا جائے۔ کہ اس میں کوئی صورت منّ واذیٰ کی نہ پیدا ہو۔ بلکہ اگر خدا کسی کو توفیق دے۔ تو صدقہ کا بہتر مقام یہ ہے۔ کہ صدقہ دینے والا صدقہ قبول کرنے والے کا احسان خیال کرے کہ اسکے ذریعہ مجھے خدا کے رستہ میں نیکی کی توفیق مل رہی ہے۔ پھر صدقہ وخیرات کے حلقہ میں جانوروں تک کو شامل کرنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فی کل ذات کبدٍ حرّی اجرٌ یعنی ہر زندہ جگر رکھنے والی چیز پر رحم کرنے میں خدا کیطرف سے اجر ملتا ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان۔ یہ سوال کہ صدقہ کتنا ہو اسکے متعلق شریعت نے کوئی حدبندی نہیں مقرر کی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کا عشق رکھنے والوں کے لئے آپ کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ صدقہ میں انسان کا ہاتھ ایک تیز آندھی کی طرح چلنا چاہیئے۔ لیکن میں اپنے ذوق کے مطابق عام لوگوں کے لئے یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر رمضان میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ صدقہ دے دیا جائے تو مناسب ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی ماہوار آمدنی ایک سو روپیہ ہے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ رمضان میں دس روپے صدقہ کر دے۔ خدا کے راستہ میں قربانی کرنے والے لوگوں کے لئے یہ رقم یقیناً زیادہ نہیں ہے۔ اور پھر یہ تو ایک کھیتی ہے۔ جتنا زیادہ بوؤ گے اسی نسبت سے زیادہ اُگے گا۔ اور اسی نسبت سے زیادہ کاٹو گے۔ ہر انسان کے اردگرد کے بے شمار غریب اور مسکین اور یتیم اور مصیبت زدہ اور بیمار وغیرہ بستے ہیں۔ رمضان میں ان کی تکلیف کو دور کرنا خدا کی رحمت کو ایسی مضبوط زنجیر کے ساتھ کھینچنے کا حکم رکھتا ہے۔ جس کے ٹوٹنے کا خدا کے فضل سے کوئی اندیشہ نہیں۔

اعتکاف

پنجم:۔ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا ایک طریق اعتکاف بھی ہے جس کا قرآن شریف میں مجملاً اور احادیث میں تفصیلاً ذکر آتا ہے۔ مسنون اعتکاف یہ ہے۔ کہ رمضان کے آخری عشرہ میں کسی مسجد میں ڈیرہ لگا دیا جائے۔ اور سوائے حوائج انسانی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی ضروریات کے مسجد سے باہر نہ نکلا جائے۔ اور یہ دس دن رات خصوصیت کے ساتھ نماز اور قرآن خوانی اور ذکر الٰہی دعا وغیرہ میں گزارے جائیں۔ گویا انسان ان ایام میں دنیا سے کٹ کر خدا کے لئے کلیتہً وقف ہو جائے۔ اعتکاف فرض نہیں ہے بلکہ ہر انسان کے حالات اور توفیق پر موقوف ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ جس شخص کے حالات اجازت دیں۔ اور اسے اعتکاف کی توفیق میسّر آئے اس کے لئے یہ طریق قلب کی صفائی اور روحانی ترقی کے واسطے بہت مفید ہے۔ لیکن جس شخص کو اعتکاف کی توفیق نہ ہو یا اس کے حالات اس کی اجازت نہ دیں۔ تو اس کے لئے یہ طریق بھی کسی حد تک اعتکاف کا قائم مقام ہو سکتا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ مسجد میں گزارے اور یہ وقت نماز اور قرآن خوانی اور ذکر اور دعا وغیرہ میں صرف کرے۔ بے شک اعتکاف کے بدلہ میں یہ کوئی مسنون طریق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے شخص کی تعریف فرمائی ہے۔ جس کا دل مسجد میں آویزاں رہتا ہے۔ اس لئے یہ طریق بھی اگر حسن نیت سے کیا جائے تو فائدہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔

نفس کا محاسبہ کیا جائے

ششم:۔ چھٹی بات یہ ہے کہ انسان رمضان میں اپنی زندگی کو خصوصیت کے ساتھ رضائے الٰہی کے ماتحت چلائے۔ اور اپنے نفس کا بار بار محاسبہ لیتا رہے کہ کیا میرے اوقات خدا کے منشا کے ماتحت گزر رہے ہیں یا نہیں۔ ایسا محاسبہ ہر وقت ہی مفید ہوتا ہے۔ اور کوئی سچا مومن محاسبہ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ محاسبہ انسان کو غفلت سے محفوظ رکھتا۔ اور آئندہ کے لئے ہوشیار کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں یہ محاسبہ زیادہ کثرت اور زیادہ التزام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ مثلاً اگر ہر شخص رمضان میں یہ التزام کرے۔ کہ ہر نماز کے وقت اپنے دل میں یہ محاسبہ کیا کرے۔ کہ کیا میں نے اس سے پہلی نماز کے بعد سے لے کر اس نماز تک اپنا وقت خدا کی رضا میں گزارا ہے۔ اور کیا میں نے اس عرصہ میں کوئی بات منشائے الٰہی کے خلاف تو نہیں کی۔ تو یقیناً ایسا محاسبہ نفس کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح گویا ایک رنگ میں انسان کی زندگی کا ہر لمحہ ہی عبادت بن جاتا ہے۔ اسی طرح بستر میں لیٹ کر سوتے وقت مسنون دعائیں کرنے سے انسان اپنے سونے کے اوقات کو بھی عبادت کا رنگ دے سکتا۔ اور انہیں اپنے لئے مبارک بنا سکتا ہے۔

دُعا

ہفتم:۔ سب سے آخر میں رمضان کی برکتوں سے حصہ پانے کا طریق دعا ہے۔ رمضان کے ایّام کا ماحول دُعا کے لئے یقیناً ایک بہترین ماحول ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کے لئے خاص عبادت کا مہینہ ہے۔ گویا ساری اسلامی دنیا اس مہینہ کو عملاً عبادت میں گزارتی ہے۔ اور مومنوں کی طرف سے اس مہینہ میں نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن اور صدقہ وخیرات اور ذکر وغیرہ کے پاکیزہ اعمال اس کثرت اور تنوّع کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ کہ اگر وہ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کئے گئے ہوں۔ تو یقیناً خدا کی خاص الخاص رحمت اور خاص الخاص فضل کو کھینچنے کا موجب ہوتے ہیں۔ پھر اگر ایسے موقعہ پر دعا زیادہ قبول نہ ہو تو کب ہو۔ علاوہ ازیں رمضان کے متعلق خدا تعالےٰ کا قرآن شریف میں مخصوص وعدہ بھی ہے۔ کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اُن کی دُعاؤں کو خاص طور پر سُنتا ہوں۔ پس لاریب یہ مہینہ خاص دُعاؤں کا مہینہ ہے۔ اور جو شخص اس مُبارک مہینہ میں اپنے آپ کو دُعاؤں سے محروم رکھتا ہے۔ وُہ یقیناً ایک بہت ہی شقی اور بدبخت انسان ہے۔ جو گویا ایک شیریں چشمہ کے مونہہ پر پہونچکر پھر پیاسا لوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں رمضان میں لیلۃ القدر کا واقع ہونا تو گویا سونے پر سہاگہ ہے جس کی طرف سے کوئی سچا مومن غافل نہیں ہو سکتا۔ مگر دُعا ان شرائط کے مطابق ہونی چاہیئے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس کے لئے مقرّر کر رکھی ہیں۔ اور رمضان کی دُعاؤں کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے قبولیت کی شرائط کو ایک بہت ہی معیّن صورت دے دی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ یعنی ہم رمضان کے مہینہ میں اپنے بندوں کی دُعاؤں کو ضرور قبول کریں گے۔ مگر یہ شرط ہے۔ کہ وُہ میری بات مانیں۔ یعنی رمضان کے متعلق جو حکم میں نے دیا ہے۔ اسے قبول کریں۔ اور مجھ پر سچا ایمان لائیں۔ وُہ ایمان جو محبت اور اخلاص پر مبنی ہو۔ اور اس میں کسی قسم کے نفاق اور شرک کی ملونی نہ پائی جائے ان شرطوں پر کاربند ہو کر وُہ قبولیت کا رستہ ضرور پالیں گے۔ اب دیکھو۔ کہ یہ ایک کیسا آسان سودا ہے۔ جو خدا نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ خدا کس صورت اور کس رنگ میں دُعا کو قبول فرماتا ہے۔ سو یہ خدا کی سُنت وحکمت پر موقوف ہے۔ جس میں انسان کو دخل نہیں دینا چاہیئے۔ وُہ جس رنگ اور جس صورت میں مناسب خیال کرے گا۔ ہماری دُعاؤں کو قبول کرے گا۔ لیکن اگر ہم اس کی شرطوں کو پورا کر دیتے ہیں۔ تو وُہ قبول ضرور کریگا۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اس کا وعدہ غلط نکلے۔

دُعا کس طرح کی جائے

دُعاؤں کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر دُعا سے پہلے خدا کی حمد کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنا اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دُعا مانگنا نہایت ضروری ہے۔

اور جو شخص ان دعاؤں کو ترک کرتا ہے وہ یقیناً خدا کا مخلص بندہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ البتہ ان دعاؤں کے بعد اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے بھی دعائیں کی جائیں اور دعاؤں میں درد اور گداز پیدا کیا جائے۔ ایسا گداز جس سے دل پگھلنے لگے۔ اسی طرح جس طرح ایک لوہے کا ٹکڑا بھٹی میں پگھلتا ہے۔ تاکہ دعا ایک رسمی اور مردہ چیز نہ رہے۔ بلکہ حقیقی اور زندہ چیز بن جائے۔ ایسی دعا موقوف ہے الٰہی توفیق پر اور پھر دعا کرنے والے کے حالات اور احساسات پر۔

ماہ صیام کی خدا کے حضور شہادت

یہ وہ چند باتیں ہیں جنہیں اختیار کرکے انسان رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور یقیناً جو شخص ان باتوں کو خدا کی رضاء کے لئے اختیار کرے گا اسکا رمضان اس کی کایا پلٹ دینے کیلئے کافی ہے۔ ایسے شخص کے متعلق رمضان کا چاند خدا کے حضور یہ شہادت دیگا کہ خدایا میں نے تیرے اس بندے کو جس حالت میں پایا اس سے بہت بہتر حالت میں اسے چھوڑا۔ وذالک فوز عظیم۔ وما التوفیق الّا باللہ الرحیم۔

دعاء

آخر میں مَیں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے ہمارے آسمانی آقا! ہم تیرے بہت ہی کمزور اور نالائق بندے ہیں۔ ہم تیری طرف سے انعام پر انعام دیکھتے ہیں اور کمزوری پر کمزوری دکھاتے ہیں۔ تو ہمیں اوپر اٹھاتا ہے اور ہم نیچے کی طرف جھکتے ہیں۔ تو احسان کرتا ہے۔ اور ہم ناشکری میں وقت گذارتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم بہرحال تیرے ہی بندے ہیں۔ پس اگر تو یہ جانتا ہے کہ ہم باوجود اپنے لاتعداد گناہوں اور کمزوریوں کے تیری حکومت کے باغی نہیں اور تیری اور تیرے رسول اور تیرے مسیح کی محبت کو خواہ وہ کتنی ہی کمزور ہے۔ اپنے دلوں میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔ تو تو اس رمضان کو اور اس کے بعد آنے والے رمضانوں کو ہمارے لئے اور ہمارے عزیزوں اور دوستوں کیلئے اور ہماری ان نسلوں کیلئے جو آگے آنیوالی ہیں مبارک کردے۔ اور ہمیں اپنا وفادار بندہ بنا۔ اور ہمیں اسلام اور احمدیت کی ایسی خدمت کی توفیق عطا کر جو تجھے خوش کرنے والی ہو۔ اور ہمارے انجام کو بخیر کر۔ اٰمین یا ارحم الراحمین

خاکسار

مرزا بشیر احمد۔ ۸ راکتوبر ۱۹۴۱ء

ہمارے معاونین

(۱) جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ نے خطبہ نمبر کے دو خریدار مرحمت فرمائے ہیں۔

(۲) سید صمصام الدین صاحب کٹک نے خطبہ نمبر کا ایک خریدار مہیا فرمایا ہے۔

(۳) محترمہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے رشید ڈیرہ غازیخان نے دس روپیہ کی رقم چار خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے ارسال فرمائی ہے۔

ہم سب کا دلی شکریہ کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

(منیجر)

اخباری کاغذ کی گرانی اور احباب کرام

ہم آغاز جنگ سے احباب جماعت کی خدمت میں کاغذ کی گرانی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اب کاغذ کے نایاب ہوجانے کے باعث مشکلات میں اور زیادہ اضافہ ہوگیا ہے کیا احباب جماعت اب بھی "الفضل" کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ "منیجر"

عاجزانہ التماس

جن احباب کا چندہ ۲۰ر اکتوبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہو انکے نام وی۔ پی ارسال کردیئے گئے ہیں احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے، کہ تکلیف اٹھا کر بھی وی۔ پی وصول فرمالیں اسوقت کاغذ کی گرانی کے باعث ایک پیسہ کا نقصان ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا احباب سے توقع ہے کہ وہ ایسے نازک وقت میں پورا پورا تعاون فرمائینگے۔ منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی محاذ کے وسط میں ایک گہرا شگاف ڈالکر جرمن فوجوں نے زبردست حملہ کر دیا ہے۔ جرمن ٹینک دستوں کے شدید حملوں کی وجہ سے روس کی تین فوجیں اس وقت تباہی کے مونہہ میں ہیں مارشل تموشنکو نے اپنی آخری فوج کو بھی قربان کر دیا ہے۔ ماسکو کے مغرب اور جنوب مغرب میں حالات کی نزاکت کا ذکر بی۔ بی۔ سی نے بھی کیا ہے۔ برطانیہ کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اگر جرمن فوجیں روسی فوجوں کو اس جگہ تباہ کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔ تو انہیں ماسکو تک پہنچنے کا بہت اچھا موقعہ مل جائیگا۔ جرمن پیشقدمی دیزما اور اوریل کے علاقوں میں بالخصوص خطرناک ہے اور روسی فوجوں کے گھر جانے کا شدید خطرہ ہے۔ جرمنوں کا دعوے ہے۔ کہ اب روسی کسی جگہ بھی منظم مزاحمت نہیں کر رہے۔ اور ہمارے لئے ماسکو کا رستہ بالکل کھلا ہے۔ اس رستہ پر مارشل تموشنکو کی آخری فوج کو بھی گھیر لیا گیا ہے۔ روسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اوریل کو خالی کرتے وقت تمام کارخانے برباد کر دیئے۔

بی۔ بی۔ سی کے بیان کے مطابق جرمن دعوے کرتے ہیں کہ وہ ماسکو کی ڈیفنس لائین تک جا پہنچے ہیں۔ روس کے سرکاری اخبار "پروداؔ" نے لکھا ہے۔ کہ بعض جگہ روسی فوجوں کی حالت بہت خطرناک ہو چکی ہے۔ ماسکو ڈیفنس کونسل نے حکم دیا ہے کہ افواہیں پھیلانے والے کو موت کی سزا دی جائے گی۔ ماسکو میں کوئی اضطراب نہیں اگر بفرض محال روسیوں کو ماسکو خالی بھی کرنا پڑے تو نیا دارالسلطنت والگا یا یورال میں بنایا جائیگا۔

برلن ۹ ر اکتوبر۔ روسی محاذ پر لڑنے والی جرمن فوجوں کے نام ہٹلر نے ایک پیغام جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں تم نے دشمن کے لاتعداد ڈویژنوں کو شکستیں دیں۔ اور اس وقت تک روس میں جرمنی سے دو چند رقبہ ہمارے قبضہ میں آ چکا ہے۔ ابھی چند ہی ہفتوں میں دشمن کے تین اہم ترین رقبہ جات تمہارے قبضہ میں ہوں گے۔ تمہارے اور تمہارے بہادر اتحادیوں کے نام دنیا کی سب سے بڑی فتح کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہیں گے دنیا میں ہماری فتح کی کوئی مثال نہیں۔ اس وقت یورپ کی تمام اقوام اس براعظم کی تمدنی نجات کے لئے مشترکہ کارروائی کر رہی ہیں۔ آنے والے مشکل ایام میں تمام جرمن قوم تمہارے ساتھ ہوگی۔ اور ہم خدا کی مدد سے نہ صرف فتح حاصل کریں گے۔ بلکہ امن قائم کرنے والے ہونگے۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ ڈاکٹر گوبیلز کے سکرٹری نے روس کی جنگ پر ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ روس فوجی طاقت کے لحاظ سے ختم ہو چکا ہے۔ مارشل تموشنکو کی فوجوں کو گھیر کر تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ روس کی آخری فوج ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ نتیجہ ہمارے نزدیک آ گیا ہے۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ جاپان کے سرکاری ترجمان نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ گذشتہ چند ماہ میں بین الاقوامی صورت حال میں جو اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کے پیش نظر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جنگ کی آگ کسی لحہ بھی دوسرے محاذوں پر پھیل سکتی ہے۔ اگر امریکہ جنگ میں شریک ہوگیا۔ تو انسانیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔

انقرہ ۹ ر اکتوبر۔ جرمن کمانڈر انچیف جنرل فان براکیش کے سٹاف کا ایک جرنیل یہاں پہنچا ہے۔ جو ترک کمانڈر انچیف اور ٹرکش جنرل سٹاف سے ملے گا۔ وہ بات چیت میں اس امر پر زور دے رہا ہے۔ کہ روس میں جرمنی کو عنقریب فتح حاصل ہونے والی ہے۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کہا کہ فی الحال ہندوستان میں موٹر سازی کی صنعت کی کامیابی کا امکان نہیں۔ ہوم سیکرٹری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت فی الحال کمیونسٹ پارٹی کو دبانے یا اس کے ممبروں کے خلاف مقدمات چلانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ سوال میں کہا گیا تھا۔ کہ برطانوی کمیونسٹ پارٹی ملک کی وفادار نہیں۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ نیگسی وادی میں جاپانی گورنمنٹ نے برطانوی فرموں کو اپنی جائیدادیں استعمال میں لانے کی ممانعت کر دی تھی۔ اور برطانوی گورنمنٹ نے اس پر پروٹسٹ کیا تھا۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ اس پروٹسٹ کا ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ یہ صورت ناتسلی بخش ہے۔ اور اس کا تعلق مشرق بعید کی اس عام صورت حالات سے ہے۔ جو جاپان نے پیدا کر رکھی ہے۔

واشنگٹن ۹ ر اکتوبر۔ برطانیہ امریکہ اور لنڈن میں مقیم ڈچ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جاپان کو تیل بھیجنا بند کر دیا جائے۔ امریکہ اور جاپان کی تجارت بالکل ختم ہو چکی ہے۔

طہران ۹ ر اکتوبر۔ ایران کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے نئے بادشاہ نے ایران کو دوبارہ آزادی دلائی ہے آزاد قوم وہ ہے۔ جو ملکی قانون کا احترام کرتی ہے۔ نہ کہ وہ جس کے پاس بہت سامان جنگ اور اسلحہ ہو۔ ہمارا موجودہ بادشاہ ایک مکمل حکمران ہے۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ برطانیہ کے فوجی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ شمالی افریقہ میں جرمن مہم کے آغاز کا وقت آ پہنچا ہے جرمنی کا پروگرام یہ ہے۔ کہ لیبیا پر برطانوی دباؤ کو کم کرنے کے لئے وہاں کمک بھیجی جائے۔ اور کاکیشیا کے رستہ مغرب کی طرف بھی زوردار حملے کئے جائیں۔ ترک مدبرین کا خیال ہے۔ کہ جرمن ابھی لیبیا میں کمک نہ بھیج سکیں گے۔

نیویارک ۹ ر اکتوبر۔ پانامہ میں حکومت کے خلاف مسلح بغاوت ہو گئی ہے۔ پانامہ شمالی اور جنوبی امریکہ کو ملانے کے لئے ایک آزاد جمہوریت ہے۔ ہوم سیکرٹری نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اور سرکردہ لیڈروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ امریکن وزیر خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت امریکہ کو علم تھا۔ کہ وہاں گڑبڑ ہونے والی ہے۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ آج دارالعوام میں وزیر ہند نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر چرچل کے اعلان پر سر سکندر حیات کی نکتہ چینی کو میں نے پڑھا تھا۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ جنگ کے خاتمہ پر بلا تاخیر ہندوستان کو ہندوستانیوں کے ہی وضع کردہ آئین کے رو سے اپنے نصب العین کے حصول میں مدد دی جائے گی۔ معترض نے کہا کہ کیا سر سکندر حیات کے بیان کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ ہماری پالیسی سے مطمئن نہیں۔ اس لئے ہمیں اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔

لنڈن ۹ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر روسی جنگ کے متعلق ایک ضخیم کتاب لکھ رہا ہے۔ جو گویا اس جنگ کی روزانہ ڈائری ہے۔ جنگ کے خاتمہ پر اس کی اپنی پبلشنگ فرم اسے شائع کرے گی۔ اور اسی کتاب میں درج شدہ رپورٹوں پر اس جنگ کی مفصل تاریخ لکھی جائے گی۔

شملہ ۹ ر اکتوبر۔ حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مسٹر شفاعت احمد خان ایم۔ اے کو یونین آف ساؤتھ افریقہ میں ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

سڈنی ۹ ر اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریلیا ایران میں

محمد عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی